بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۹۲

سالانہ چندہ ۔/۷	بیرونجات کے باشندے
ششماہی چندہ ۴/	قیمت فی پرچہ ۱ر

راستی موجب رضای خداست
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

یوم اشاعت:- دوشنبہ

سچ

ایڈیٹر:- عبدالماجد
پتہ:- دریاباد- ضلع بارہ بنکی
(مضامین کے بارہ میں جملہ مراسلت ایڈیٹر سے کیجائے)

مہتمم:- ظفر الملک
پتہ:- دفتر اخبار سچ- لکھنؤ
(چندہ و انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت مہتمم سے کیجائے)

نمبر ۲	۵ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۵ھ	۱۰ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء	جلد ۳

سچی باتیں

آپ اگر تعلیم یافتہ ہیں، تو آپ نے کبھی اسکا حساب لگایا ہے، کہ زندگی کے بازار میں یہ سودا آپ کو کتنا گراں پڑ رہا ہے؟ آپ کے کھانے میں روزانہ کتنا خرچ ہوتا ہے؟ آپ کے دسترخوان پر ہر وقت عموماً کتنے کھانے ہوتے ہیں؟ ہر کھانے پر کتنی لاگت آتی ہے؟ لکڑی کی قیمت، پکانے والے کی تنخواہ، دیاسلائی، غلہ، گوشت، ترکاری، گھی مسالہ، مٹھائیاں، چٹنی، پان، چائے، حقہ، سگار، برف، دوستوں کی دعوتیں، ان سب کا مجموعہ کا اوسط، ہر مہینہ عموماً کیا پڑتا ہے؟ ہر سال کپڑے کی مد میں آپ کتنا خرچ کرتے ہیں؟ کتنے نئے جوڑے بنتے ہیں؟ سامان سرمائی میں کیا کیا بنتا ہے؟ کپڑوں کے تھان، کپڑوں کی سلائی، پھر دھلائی، پاتابہ، جوتا، بستر، بستر بند، چارپائی، تکیہ، چادر، ان سب کے مجموعی مصارف کہاں تک پہونچتے ہیں؟ مکان اگر کرایہ کا ہے، تو اسکا کرایہ کتنا ہے؟ اگر ذاتی ہے تو اس کی مرمت وغیرہ میں کتنا لگتا ہے؟ اسکے علاوہ سواری کے رکھنے یا اسکے کرایہ دینے، ریل کے سفر، کتابوں اور اخباروں کی قیمت، سیر و تماشہ کے ٹکٹ، بھشتی کی تنخواہ، مہتر کی تنخواہ، اور اخراجات کی جو دوسری مدیں آپنے اپنے لیے لازمی کر رکھی ہیں، کسی روز ان سب کا حساب کر کے دیکھیے، کہ ماہانہ آپ کے مصارف کا اوسط آکر کیا پڑتا ہے؟

ہندوستان کی آبادی کی آمدنی کا اوسط فی کس ڈھائی روپیہ ماہوار یا تیس سالانہ، یا پھر ایک آنہ ۴ پائی یومیہ ہے! آپ اپنے خرچ اور اس آمدنی کے درمیان کوئی نسبت پاتے ہیں!؟ آپ عام طور پر ہر روز نہ سہی خاص طور پر کسی روز ہی سہی، ایک آنہ چار پائی پر گذر کر سکتے ہیں؟ یعنے اسی پانچ پیسے میں اُس روز کا کھانا بھی، کپڑا بھی، تیل بتی بھی، کرایۂ مکان بھی، مزدوری اجرتیں، اور تنخواہیں بھی؟ آپ اس تخیل پر ہنستے ہیں حالانکہ اس میں ہنسی کی کوئی بات نہیں۔ آپ ہی کے لاکھوں نہیں کروڑ بھائی بند، اسی مادر ہند کے فرزند، جیسے جسم و اعضا بھی آپ ہی کے سے ہیں، جیسے دل و دماغ بھی آپ ہی کے سے ہیں، جیسے دماغوں کی عقلیں اور دلوں کی امنگیں بھی آپ ہی کی سی ہیں، اتنے ہی روپیہ، پانچ پیسے ہی فی روز پر! (اور بد نصیب تو اس سے بھی کہیں کم پر) ایک آدھ دن نہیں، ایک آدھ ہفتہ نہیں، ساری ساری عمر پوری کر رہے ہیں! آپ کے مصارف انکی آمدنی سے دگنے، چوگنے، دس گنے، بیس گنے، اور خدا معلوم کتنے گنا بڑھے ہوئے ہیں، اور سب کیوں؟ محض اس لیے کہ آپ "شریف" و "تعلیم یافتہ" ہیں! اگر "تعلیم" کا یہی مفہوم ہے، کہ وہ دوسروں کو فاقہ مار مار کر آپ کی تن پروری و عیش پرستی کا سامان جمع ہو جانے کا نام رہ گیا ہے، تو یہ "تعلیم" ملک کے حق میں زہر ہے یا تریاق؟

ہر روز اگر ممکن نہیں، ہر ہفتہ بھی ممکن نہیں، ہر مہینہ بھی ممکن نہیں، ہر سال بھی ممکن نہیں، تو کم از کم کسی سال کے کسی مہینہ، اس مہینہ کے کسی ہفتہ، اس ہفتہ کے کسی روز تو ذرا اسکی کوشش کر کے دیکھیے، کہ پانچ پیسے روزانہ میں زندگی

لیکن کیا یہ بھی جا سکتی ہے، اور اس کا کوئی جواز کرکے، پیچھے اگر اسکے یہ زندگی قائم رہ جانے کی گنجائش ہے؟ اگر جواب آپ کو حسن سلوم ہو تو یوں ہی زندگی بسر کیجئے، آپ کو اسی کا خوگر کریں؟ لیکن اگر آپ کو اپنے تجربہ کی بنا پر علم حاصل ہو تو پھر سوچیے، کہ آپ کے جن والوں نہیں، کروروں بھائیوں کو بھوکا رہنے ہی پر بسر کرنا پڑتا ہے، ان بدنصیبوں کے دلوں پر کیا گذرتی رہتی ہوگی! اور انھیں اس دائمی فاقہ کشی سے نجات دلانے کی آخر کوئی صورت ہے! آپ ہی کے پڑوسی، آپ ہی کے بھائی بند، آپ کی آنکھوں کے سامنے، کوڑی کوڑی کی صورت کو ترس رہے ہیں، اور آپ اپنی عالی شان کوٹھیوں اور بنگلوں میں عیش و عشرت کے نام پر اپنی دولت اڑا رہے ہیں، اس صورت حال پر آپ خود اپنے ضمیر سے فتویٰ حاصل کریں!

مدیر جریدۂ "امارت" کو مبارکباد

محکمۂ شرعیہ، صوبہ بہار

کے جریدۂ "امارت" کے ایڈیٹر مولانا عثمان غنی صاحب پر جو مقدمہ بغاوت عرصہ سے چل رہا تھا، وہ بالآخر اسی نتیجہ پر ختم ہوا، جسکی توقع اول روز سے تھی۔ جب استغاثہ بھی سرکار ہی کی جانب سے ہو، عدالت بھی سرکاری ہی ہو، گواہ ثبوت بھی سرکاری ہی ہوں، تو ملزم کو سرکار جیلخانہ جانے میں دیر ہی کیا لگ سکتی تھی۔ ایک خان بہادر مجسٹریٹ نے، ایک سال قید اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنا دیا۔ جرم یہ تھا، کہ خالق کا پیام مخلوق تک کیوں پہونچا دیا۔ فرد جرم کا ایک عنوان یہ تھا، کہ اس آیۂ کریمہ کو، اسکے ترجمہ کے، انگریزی فوج اور پولیس کے سپاہیوں تک پہونچایا گیا۔

ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما (نساء ۔ ع ۱۳)	جو کوئی کسی مومن کو قصداً ہلاک کر دیگا، تو اسکی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ کو رہیگا، اور خدا کا غضب اسپر ہوگا، اور اسکی لعنت اسپر ہوگی اور اللہ نے اسکے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سید عثمان غنی کو حق گوئی کے جرم میں جیل جانا مبارک۔ بال بچوں، عزیزوں اور دوستوں سے چھوٹنا مبارک، گھر بار سے جدا ہونا مبارک، چوروں اور اٹھائی گیروں، ڈاکوؤں اور بدمعاشوں کے پہلو میں بیٹھنا مبارک، سڑا ہوا ساگ پات کھا کر گذر کرنا مبارک، بوئیں بھری کوٹھی میں کروٹیں بدلتے جاڑوں کی راتیں کاٹنا مبارک، ہتکڑیوں کا زیور پہننا مبارک۔ انکی مقبولیت اسی سے ظاہر ہے، کہ انکا ظرف، "تعزیر جرم عشق" کے لیے چن لیا گیا، اور انکا جسم طوق و زنجیر کے زیوروں کے لیے چن لیا گیا! قید چند روزہ ہے، اور قید ہستی بھی چند روزہ ہے، لیکن "مسلمان" مجسٹریٹ نے اپنی فرد عمل میں جس "ثواب" کا اضافہ فرمالیا ہے، وہ مٹنے والا نہیں، ع

برگردن او بماند و برما بگذشت!

ایک اور بڑی عدالت میں عنقریب یہ مقدمہ پھر پیش ہونے والا ہے، وہاں ملزم اور حاکم کی یہ حیثیتیں، ایک مختلف ترتیب کے ساتھ پیش ہونگی، اور اسوقت اس خان بہادری کا نو جانے والی مجسٹریٹی، اور ختم ہو جانیوالی حکومت پر فخر کرنے والوں کو نظر آجائیگا، کہ فرمودات خداوندی اور انگریزی قانون دونوں میں سے کس کے خلاف بغاوت کرنی آسان تھی!

اسلام کا ایک نادان دوست

جہالت و نادانی، باوجود خلوص

دنیا کی تاریخ کے بعض اوقات انسان سے بدترین جرم سرزد کرا دیتی ہے۔ اسی لیے بزرگوں نے کہا ہے، کہ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے۔ اسلام کے عہد زریں کی تاریخ اس قسم کی نادانیوں سے بھری پڑی ہے۔ ام المومنین صدیقہؓ پر شرمناک تہمت، جنگ احد میں شکست، شہادت حضرت عثمانؓ، امیر المومنین حضرت علیؓ کے خلاف مسلسل بغاوتیں، ان سب کی تہ میں بجائے بدنیتی کے، یہی نادانی رہی تھی۔ اسی غلطی کی تازہ مثال اور نہایت تاریک مثال، سوامی شردھانند جی کا قتل ہے۔ قاتل بظاہر مسلمان تھا، بلکہ جہاں تک حالات معلوم ہوئے ہیں، ایک بے شعور مخلص اور پکا مسلمان تھا، اسکی نیت یقیناً حصول ثواب کی رہی ہوگی، لیکن محض اسلام کی صحیح تعلیمات سے ناواقف رہنے کے باعث، قانون وقت، قانون انسانیت ہی کے خلاف نہیں، بلکہ خود قانون اسلام کے خلاف، ایک ایسا سنگین جرم کر بیٹھا، جسکی تلافی کسی انسان کے بس میں نہیں۔ اس غریب نے اسی قتل کے ذریعہ سے اپنے نزدیک اپنے شوق جہاد کو پورا کرنا چاہا تھا، لیکن کاش اسنے اس کی تحقیق کے لیے بھی کچھ وقت نکال لیا ہوتا، کہ جہاد کے کیا شرائط ہیں، جہاد کن موقعوں پر ہو سکتا ہے، اور بغیر ان شرائط کے پورا کیے، جہاد ہی کیونکر ہوگا؟ خود مصالح اسلام کے حق میں کس قدر مضر ہے یہ حادثہ، بیشک مسلمانوں کو سخت تکلیفیں پہونچی تھیں، لیکن ان تکلیفوں کو ان مصائب سے کیا نسبت ہے، جو رسول کریم صلعم اور انکے جاں نثار صحابیوں کو پورے تیرہ سال تک مکہ معظمہ میں جھیلنی پڑی تھیں! پھر حضور نے تو اس مدت میں کبھی ابو جہل و ابو لہب، اور دوسرے سرغنوں کو پوری چھپ کسی طرح بھی ہلاک کرا دینے کی فکر نہ فرمائی! آج کیا کوئی مصیبت ان مصائب سے بڑھکر ہو سکتی ہے؟ پھر قتل، جس میں کسی قسم کی بہادری بھی نہیں پائی جاتی، کس بنا پر جائز قرار دیا جا سکتا ہے؟ اسلام کی جب حکومت قائم ہو، اسوقت کے احکام اور ہیں، اور اہل اسلام کو جب محکوم و مغلوب ہو کر رہنا پڑے، اسکے احکام اور ہیں۔ دونوں حالتوں کے لیے الگ الگ احکام ہیں۔ ہندوستان کی موجودہ حالت میں ایسی حرکت کرگزرنا، جیسی اس نادان دوست نے کی، ایک نہایت ہی فتنہ و فساد انگیز حرکت، اور قومی خودکشی کے ہم معنی ہے۔ خدا کرے ہمارے اس نادان و غلط کار بھائی کا یہ خونی اقدام خاتمہ کر دے، ملک کو شر و فساد سے محفوظ رکھے، اور ہندو بھائیوں کو یہ سمجھنے کی توفیق عطا کرے، کہ وہ ایک نافہم و ناعاقبت اندیش فرد کے فعل کی ذمہ داری ساری قوم پر عائد نہ کریں۔ اسلام دنیا کو امن کا پیام دینے کو آیا ہے، اسے اعتماد اپنی حقانیت کی قوت پر ہے۔ مخالفین کو تیغ و تفنگ سے ہلاک کرا دینا قوت حقانیت کی تحقیر کرنا ہے۔

بڑے دن کی تہذیب!

نیویارک (امریکہ) سے ۲۰ دسمبر ۱۹۲۵ء کا چلا ہوا تار ہے:-

کرسمس (بڑے دن) کے دن، کثرتِ شراب خواری و بدمستی سے ۔۔ آدمی جان سے گئے، اور ۔۔ اشخاص اندھے ہو گئے ہیں۔ (ٹائمس آف انڈیا، ۲۰ دسمبر ۱۹۲۵ء)

آپ نے دیکھا! یہ ہے مہذب قوموں میں اپنے ہاں کے جشن عید منانے کا مہذب طریقہ! یہ ہے شائستہ قوموں میں خدا کے بیٹے کی یادگار منانے کا شائستہ دستور! یہ ہے معیار تہذیب، یہ ہے نمونہ شائستگی، یہ ہے علامت روشن دماغی و روشن خیالی! اب آپ ہی ارشاد فرمائیے، کہ مہذب و شائستہ ان کی قوموں کو کہنا چاہیے، یا آپ کو جن کا سب سے بڑا مذہبی جشن (عید) کل کائنات کل اتنی ہے، کہ پہلے تو تیس دن تک روزہ رکھا، دن دن بھر کے بھوکے پیاسے رہے، پھر اس روز صبح تڑکے ہی سے جسمانی صفائی و پاکیزگی کے ساتھ روحانی پاکیزگی کے لیے صدقہ فطر نکالتے، اور بجائے شراب خانوں کے، پڑوسیوں اور ہم وطنوں کی غم خواری میں لگ گئے، اس کے بعد ساری بستی نے مل کر اپنے ایک مالک کے آگے سر جھکایا، اور پھر دن بھر ایک دوسرے سے ملتے رہے! بھلا آپ کو اس معیار تہذیب و شائستگی سے کوئی بھی مناسبت ہے؟ اچھا، آپ خود نہ سہی، اپنے پڑوسیوں ہی پر نظر کیجیے، جو اپنا مذہب آپ سے جداگانہ رکھتے ہیں۔ وہاں بھی کم از کم اونچی ذاتوں کا جائزہ لیجیے تو آپ اسی قدر ناکام رہیں گے، البتہ ان کے ہاں جو "نیچ" ذاتیں کہلاتی ہیں، دھوبی، کوری، اور چمار، پاسی وغیرہ، جن قوموں کو آپ بھی حقارت سے دیکھنے کے عادی ہو گئے ہیں، وہ البتہ شراب پیتے، اعلیٰ قسم کی پیتے، اور بکثرت پینے کی عادی ہیں، اور ہولی اور دوسرے تہواروں کے موقع پر نشہ میں بدمست ہو کر آپس میں گالم گلوچ بھی کر لیتے ہیں، انھیں کے ہاں بے شبہ آپ کو اس روشن خیالی و دانش پژوہی اس تہذیب و شائستگی کے کسی قدر نمونے نظر آئیں گے، لیکن وہ بیچارے بھی ابھی تو اس منزل کی گرد کو بھی نہیں پا سکتے، جہاں امریکہ، روشن خیال امریکہ، علم دوست امریکہ کے قدم پہنچ چکے ہیں! مغرب پھر مغرب ہے!

صائب چہ خیال است شوی ہمچو نظیری
عرفی بہ نظیری نرساند سخن ما

لکھنؤ کھدر بھنڈار

بعض دوسرے شہروں کی طرح اودھ میں بھی کھدر کے شائقین کے لیے اب تک ایک خاص زحمت یہ تھی، کہ قابل اطمینان کھدر کے لیے کوئی دکان موجود نہ تھی، اور اکثر طلبگار مایوس ہو کر رہ جاتے تھے۔ خدا کا شکر ہے، کہ اب لکھنؤ میں خاص کھدر کی ایک مستقل دکان قائم ہو گئی ہے، جہاں گرمی و سردی، ہر موسم کے لیے ہر قسم کا اونی و سوتی کھدر دستیاب اور مناسب قیمت پر مل جاتا ہے۔ ابھی دکان کی ابتدا ہے، امید ہے کہ کچھ روز میں ہر قسم کا سامان کثرت سے آ جائے گا۔ لکھنؤ شہر سے کچھ فاصلہ پر ہے مگر کم از کم صوبہ اودھ کے باشندوں کو تو خاص آسانی ہو گئی ہے۔ دکان، لکھنؤ کے امین آباد پارک نمبر ۳۶ میں ہے اور اس کے چلانے والے لکھنؤ کے ایک مخلص و سنجیدہ ہندو ہیں جو گاندھی جی کے خاص چیلوں میں ہیں۔ کھدر کے تھانوں کے علاوہ، کمبل، تولیہ اور دوسرے قسم کا سامان بھی یہیں مل سکتا ہے۔ امید ہے، کہ ملک کا درد رکھنے والے، اور ملکی آزادی سے ہمدردی رکھنے والے، سب بھائی اس کی سرپرستی فرمائیں گے۔

"نقش ثانی"

۲۰ دسمبر ۱۹۲۵ء کو نواب صاحب علی چودھری کی صدارت میں، اور لارڈ لٹن بہادر، گورنر صوبہ بنگال نے کلکتہ میں ایک اسلامیہ کالج کا افتتاح فرمایا، اور حسب دستور، رسم افتتاح کے وقت، فرمانروائے بنگالہ نے وعظ و ارشاد سے لبریز ایک تقریر بھی مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے ارشاد فرمائی۔ یاد ہوگا، کہ انھیں کے ہمنام، اور انھیں کے خاندان کے محترم بزرگ، لارڈ لٹن نے ۱۸۷۷ء میں علیگڑھ کے اسلامی کالج کا بھی افتتاح فرمایا تھا، جس نام کی یادگار لٹن لائبریری آج تک زندہ رکھے ہوئے ہے۔ اس مناسبت سے اگر اسے علیگڑھ کا نقش ثانی کہا جائے، تو بالکل بجا ہوگا۔ مگر وہ زمانہ آج سے پورے نصف صدی پیشتر کا تھا، اس وقت کے نیک نیت و صاف باطن مسلمانوں کا دھوکا بہت قابل عفو ہو سکتا تھا، اس نصف صدی کے اندر دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی، برطانیہ کی اسلام دوستی و مسلم نوازی کے کتنے زیادہ تجربے ہم کو ہو چکے، لیکن ہمارے لیے گویا یہ سارے تجربے بالکل بیکار رہے، ہمارا وہی بھولا پن، ہماری وہی سادہ دلی آج بھی قائم ہے، جو آج سے پچاس سال قبل تھی! اکبر خوش ہے، اور خوش ہو کر مسلمانوں کو مبارکباد دیتا ہے، کہ دوسرا علیگڑھ کالج تیار ہوا جاتا ہے، لیکن کاش وہ چاہے نہ ہوا ہوتا! کلکتہ اسلامی کالج کے کارفرماؤں کی خدمت میں کچھ زیادہ تو نہیں عرض کیا جا سکتا ہے، صرف اتنی گزارش ہے، کہ آپ جس نظام تعلیم پر چلتے ہوئے ہیں، اس پر تو اب آپ ہی کے علمی و فکری مقتداؤں کا گروہ نکتہ چینی کرنے لگا ہے، اور خود انگلستان ہی کے اہل علم و اہل فکر کے سرگروہ (مثلاً ایچ، جی، ویلز) اب آپ کی بی-اے اور ایم-اے، اور ایل ایل ڈی اور ڈی لٹ کی ڈگریوں پر پھبتی کرنے لگے ہیں! اپنے محبوب کالجوں اور یونیورسٹیوں، ڈگریوں اور ڈپلوموں کو گاندھی جی کے کہنے سے ہرگز نہ چھوڑیے، مذہبی فتووں کی بنا پر ہرگز ترک نہ کیجیے، لیکن کم از کم یہ تو چل کر دیکھیے، کہ خود "صاحب" کے تیور کتنے بدل چکے ہیں!

مسئلہ حجاز

مسئلہ خلافت کی رپورٹ مرتبہ مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا شوکت علی، مولانا محمد علی، و مسٹر شعیب قریشی جس میں مؤتمر اسلامی کے مفصل واقعات اور حجاز مقدس میں رہنمایان خلافت کے تحقیق کردہ حالات درج ہیں اور خطبہ مؤتمر، ۔۔ کے ایک مضمون سے ۔۔ قیمت ۲ مجلد عہ

ملنے کا پتہ

منیجر انڈین بک ایجنسی۔ لکھنؤ

علیگڈھ

(از عبدالماجد)

پھر پھیر سا احسن نے اپنا نفس
بس آج کی شب بھی سو چکے ہم!

ہم تم سارت نے حسرت و یاس کے ساتھ چند روز ہوئے علی گڑھ کی مسلم یونیورسٹی پر پیرو علم کیے ہیں، اور یونیورسٹی کی چانسلر سرکار عالیہ بیگم صاحبہ بھوپال کی تازہ تقریر کے حوالے سے "اس اسلامی دار العلوم میں اسلامی علوم کو افسوسناک پستی اور بے دستی پر ماتم کیا ہے۔ لیکن یہ ناگفتہ بہ اور نوحہ عرض نئی کیا چیز ہی کیا یہ دار العلوم مسلمانوں کا ہے لیکن ہمیشہ یہی کہ اختیارات کی باگ "اپنوں" سے زیادہ "بیگانوں" کے ہاتھ میں رہی ہے۔ وعدہ برابر یہ رہا کہ اسلامی علوم اور مشرقی فنون کی سرپرستی کی جائے گی لیکن عمل برابر یہی رہا کہ عربی زبان تک کی تعلیم کے لیے نگاہ انتخاب فرنگیوں ہی کی سرپرستی فرمائی رہی۔ فال یہ رہا کہ اس کے آغوش میں ان فرزندوں کی تعلیم و تربیت ہوگی، جو اسلام کا نام روشن کریں گے، دین کے نام پر جانیں دیں گے، امام ابو حنیفہ و شافعی نہ سہی، غزالی و رازی ہی نہ سہی، تو کم از کم حالی و شبلی تو ہر حال پیدا ہوتے رہیں گے۔ حال یہ رہا کہ اسی ادارہ سے فرزندان رشید نے قرآن میں ترمیم پیش کی، ملک کی آزادی کی راہ میں روڑے اٹکائے، اور قوم میں بے پردگی و بے حیائی کو پھیلایا، اور رفتہ رفتہ خود سودگی پہ آ گیا!

پھر جس کسی نے ٹوکا، جس کسی نے از راہ ہمدردی اس غلط روش کی بچانا چاہا، اسی کو مخالف و دشمن ٹھہرایا گیا، اور اس کی رسوائی و بدنامی میں "ندوہ و دیوبند" قلم و زبان کی ساری قوتیں خرچ کرا دی گئیں۔ جن لوگوں کی شراب خواری خیر "نکی" ہے، جو نوجوان اپنی ماؤں کے دلوں سے خدا اور رسول و دین کے سبق بھلا چکے ہیں، جن لوگوں کو معاشرت کو اسلامی زندگی سے کوئی بھی مناسبت نہیں، جو لوگ کبھی بھولے سے بھی نماز با جماعت میں شریک نہیں ہوتے، جو لوگ مسجد میں داخل ہونا اپنی توہین سمجھتے ہوں، جن لوگوں کے عقائد میں اسلامی فرائض و منصوصات پر مسخر کرنا بھی داخل ہو، جو لوگ علانیہ اپنے اس خیال کی تبلیغ کریں کہ انگریزی ہال، خانہ کعبہ سے زیادہ مقدس و قابل احترام ہے، جو لوگ سود خواری کی ترویج کو اپنا مستقل مقصد زندگی بنا چکے ہوں، ایسے لوگوں کی عزت و توقیر کرنا، ایسے لوگوں کے ہاتھ میں مسلمان بچوں اور نوجوانوں کی آئندہ زندگیوں کو سپرد کر دینا، ایسے لوگوں کو بڑی بڑی تنخواہیں دینے کو شادی کے اعلیٰ مرتبوں پر رکھنا، اور پھر یہ توقع رکھنا، کہ کالج کی چار دیواری میں اسلام کا نام بلند ہے! بچے اب کر ایک ایسے مسلمے ہوئے فریب میں مبتلا رکھنا ہے، جسے ایک معمولی سمجھ کا بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ کالج اور یونیورسٹی میں پر شوکت استقبال ہوتا ہے کس کس کا؟ وائسرائے کا، یا کسی مسلمان عالم کا؟ پرنس آف ویلز، کس کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں؟ سر ولیم میور کی خدمت میں، یا شیخ الہند مولانا محمود الحسن کی خدمت میں؟ کالج کی دھوم دھام سے تقریب کس روز منائی جاتی ہے؟ سرسید ڈے (یوم سرسید) کو، یا اُس روز سید کے روضہ ولادت پر، جس کی نسبت غلامی خود سرسید کے لیے باعث صد ناز و افتخار ہے؟ بڑی بڑی تنخواہیں کس کے ساتھ بڑے بڑے عہدوں پر کون لوگ فائز کیے جاتے ہیں، وہ عورتیں اور تصویریں کن کی ہوتی ہیں، جو سب سے زیادہ بڑے فرنگی صورت و فرنگی سیرت [illegible] کا نام نہیں، اور تصویریں کے مورتوں کی؟ داد کس کو ملتی ہے، تمغے کون پاتا ہے، عزت و شہرت کا مستحق کون سمجھا جاتا ہے، انگریزی منطق انگریزی فلسفہ کا ماہر رکھنے والا، انگریزی تقریر میں انگریزوں کی پوری نقالی کر لینے والا، یا اس کے برعکس قرآن کو یاد کر لینے والا، اور قرآن کو قواعد تجوید کے ساتھ پڑھنے والا!

یہ فضا آج سے نہیں شروع سے ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ مرض میں جوں جوں کمی نہ ہو جائیگا، مریض کی حالت بھی زیادہ و زیادہ نازک ہوتی جائیگی۔ علاج کے لیے جب جب توجہ دلائی گئی، تو مریض نے چشم گل چاہ کر اپنے مخلص مشورہ دینے والوں کو ناخوش کر دیا، اور ایک شور برپا کر دیا کہ یہ ہمدرد نہیں، دشمن ہیں، مخلص نہیں، بدخواہ ہیں، اور مشتعل دلانے کے لیے نہیں، بلکہ محض تخریب پر ہجانے کے لیے کر رہے ہیں یاد رکھنے والے سمجھ رہے ہیں، تربیت ہی ایسی شے ہے، جو بیج شیرازہ بندی کر سکتی ہے۔ جب مذہب کا سررشتہ ہاتھوں سے چھوٹ گیا تو ہر قسم کی بد نظمی و ابتری پیدا ہو جانی لازمی تھی۔ جو پیدا ہو کر رہی۔ بد دیانتی، ضمیر فروشی، بد گمانی، حسد، نفاق، نمائش، ریاکاری، خود غرضی، ان سب کا پھوٹ پڑنا لازمی تھا۔ علیگڈھ نے دین اسلام اور دنیائے اسلام دونوں سے ہٹ کر اپنی ایک الگ دنیا، اپنا ایک الگ دین، اپنا ایک الگ زمین و آسمان بنا لیا، لیکن فطرت کا قانون مٹ نہ سکا، اب جو ملی بھی ساری ڈالی ہیں اور دو تین پھیلیں، اور جس طرح پھیلیں، ان کا تفصیلی تذکرہ کوئی مسلمان خوشی سے ڈرتے نہیں کر سکتا۔ کوئی کلیہ مستثنیات سے خالی نہیں ہوتا۔ نواب وقار الملک مرحوم کی قوت ایمانی خدا ہر مسلمان کو نصیب کرے، نواب محمد اسحاق خاں مرحوم کی خوش عقیدگی قابل رشک تھی، مولانا محمد حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی کی دینداری اور دینداری میں کس کو شبہ ہو سکتا ہے، صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کا خلوص و دیانت بدگمانی سے بالاتر ہے، لیکن مستثنیات سے کوئی نتیجہ نہیں حاصل ہو جاتا۔

طلبہ بیچارے کس شمار میں ہیں اس غلط فہمی میں مبتلا تھے، کہ کالج ان کا ہے؟ ٹرسٹیوں کا دعویٰ تھا، کہ مالک و مختار وہ ہیں، اور وائسرائے بھی کبھی [illegible] سے کچھ اسی طرح کہے جیسے کہ گذرتے تھے، "قوم" اخبارات وغیرہ کے ذریعہ سے الگ حقوق جتاتی رہتی تھی۔ [illegible] اسٹاف نے "[illegible]" [illegible] نہیں، بلکہ وہ بھی اسٹاف نے [illegible] جیسے وقت کی [illegible] اپنا [illegible] بیک زبان کل سے صاف کر دیا، کہ اصلی مالک کالج کا وہ ہے! شعبہ اسلامیات کا وجود خود عدم سے بھی بدتر ہے، جو کسی کی ملکیت ہے اگر بازپرس کیجیے، اساتذہ گرامی کو شنیدنے کا [illegible] اور حسین طلبہ کی [illegible] کا [illegible] کریں، کس کی مجال ہے، کہ ان سے جواب طلب کر سکے، بڑی تنخواہیں پانے والے مستعین فن [illegible] پر بھی شعائر اسلام کی ہتک، اور مشرقی جذبات کی توہین کر جائیں، کس کی ہمت ہے کہ ہاتھ نہیں، زبان ہی پکڑ سکے! مغربی زندگی کا سب سے بڑا وصف تنظیم (نظم و ضبط) کو بتایا جاتا ہے، لیکن مغرب کے دین

شاگردوں نے شیدے "ڈسپلن" کے معنی شاید صرف افسری و فرمانروائی کے سمجھے ہیں، اور محکومی و اطاعت کا گویا شاید ابھی صرف نفس و خود بینی کے منافی سمجھا۔ آج یونیورسٹی کے ہر پیشہ پر چھپے ہیں "ڈسپلن" کے پرزے نظر آرہے ہیں۔ اُن کی کیفیت آئی ہے، یونیورسٹی کی سب سے اونچے ذمہ دار افسر یعنی چانسلر صاحبزادہ آفتاب احمد خاں کے دل سے پوچھے!

غرض نقشہ اسی طرح روز بروز ابتر سے ابتر ہوتا گیا ہے؛ آج یونیورسٹی کی چانسلری سے مایوس حکیم صاحب بھوپال کو صاف صاف ارشاد فرمانا پڑا کہ

"اس موقع پر میں اپنے اس افسوس کو ظاہر کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جہاں تک اس یونیورسٹی کا جو مقصد اولین تھا، وہ فوت ہوتا جاتا ہے، یعنی اسکے شعبۂ علوم اسلامیہ و دینیات، اور اسلامی تاریخ میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ اور زیادہ افسوس یہ ہے کہ کوئی خاص کوشش بھی اُنکی ترقی کے لیے عمل میں نہیں آئی۔"

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ قابل ماتمیت و ہمدردی حالت صاحبزادہ صاحب کی ہے، جن بیچارہ کو ابھی اپنی وائس چانسلری کے چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ آج سے چند سال قبل کوئی شخص ایسی پیشگوئی کرتا تو شاید دیوانہ قرار پاتا۔ لیکن ہر علی اسی دنیا میں بڑے سے بڑے غیر متوقع واقعات بھی ہو ہی کر رہتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب کا وجود اس ادارہ پر نسبتہً بہت غنیمت تھا۔ لیکن باوجود اس ماتمیت و ہمدردی کے یہ عرض کردینا بھی بے محل نہیں، کہ اگر وہ صورت غور فرمائیں گے، تو اس صورت حال کے پیدا کرنے کی ذمہ داری سے خالی اپنے تئیں بالکل بری نہ پائیں گے۔ اکبر مرحوم کا تجربہ کچھ غلط نہ تھا ؎

ستمگاران ادب کو آپ نے رسوا کیا
آپ کے بھی دوائے عشق کی بہتر دوا ہے!

ندوہ! منتظمہ؛ مجلس ندوی کی تقلید کو اپنے لیے باعث عار سمجھتے ہیں، اُن سے یہ توقع ہی کون قائم کرسکتا تھا، کہ وہ "وائس چانسلر" کے پیچھے "مقلد" بن جائیں گے، جو "احمد" صلعم کے نہ ہوئے وہ "آفتاب احمد" کے کیا ہوسکتے تھے؛ جو سر خالق کے آگے نہ جھکے وہ مخلوق کے احکام کے آگے کب جھکے رہ سکتے تھے۔ صاحبزادہ صاحب کل تک مسلم یونیورسٹی کے "عزیز" تھے، آج "پوست بے کاروان" کی مثال بھی ان سے پوری نہیں مل سکتی۔ خواجہ وزیر لکھنوی آخر کہہ گئے یہی حال ہوچکا ہے اسی لیے تو "قتل عاشقاں" سے منع فرماتے ہیں!

علیگڑھ کو دق کرنا ہرگز مقصود نہیں، نہ اس قسم کی تحریروں کو برسرِ عام شائع کرنے والے نقصان سے بے خبر ہیں۔ علیگڑھ کی توہین ہوئی تو ہمیں ہوئی، برادران علیگڑھ میں اگر کچھ کوتاہیاں اور کمزوریاں ہیں تو انکی ذمہ داری ساری قوم کی مشترک ہے۔ قوم کے ایک طبقہ کی رسوائی ساری قوم کی رسوائی ہے۔ مقصد تمامتر صرف و محض اصلاح ہے۔ جسم کے کسی حصہ میں اگر زہر اس طرح سرایت کر گیا ہے کہ اُسے کاٹے بغیر چارہ نہیں، تو اُسے کاٹ کر الگ ہی کرنا پڑے گا۔ لیکن یہ عمل جراحی بھی تو محض دوستی و خیر خواہی کی بنا پر ہوگی، نہ کہ بدخواہی و دشمنی سے۔

دار المصنفین کی امداد شروع ہوگئی

ہم نے پچھلے دنوں دار المصنفین کی رکنیت کی صورت میں اہلِ امداد و اعانت کی طرف شائقینِ علم کو جو توجہ دلائی تھی، بحمداللہ کہ وہ لائقِ التفات ٹھہری۔ ہمارے تمام قومی اخبارات نے نہ صرف ہماری اپیل کو شائع کیا بلکہ اس پر ہمدردانہ نوٹ بھی لکھے اور اپنے اپنے حلقہ ناظرین کو ادھر متوجہ کیا۔ ہماری زبان میں اعلیٰ تصنیفات کی کمی کا اصلی سبب یہ ہے کہ کتابوں کی تعداد نہایت کم ہے۔ آپ کو یہ سنکر حیرت ہوگی کہ اردو کی اچھی سے اچھی کتابوں کی فروخت سال میں ۵۰۰ بھی نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں ایک اعلیٰ تصنیف کے شائع ہونے کے بعد اسکی ضرورت ہوتی ہے کہ دوسری کتاب کی اشاعت اُسوقت تک روک دے جب تک پہلی کتاب کا سرمایہ واپس نہ آجائے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس طرح ہماری زبان کی ترقی کی رفتار کتنی سست اور دیر طلب ہے۔

دار المصنفین کا اصول یہ ہے کہ وہ حضرات جو عہ سالانہ ادا کرتے ہیں انکو ماہوار رسالہ معارف اور سال کی اعلیٰ مطبوعات ہدیۃً پیش کی جاتی ہیں۔ اب تک جو حضرات دار المصنفین کے رکن ہوئے ہیں، اُن کی خدمت میں اسنے سال میں عہ سے زیادہ قیمت کا اعلیٰ علمی تحفہ پیش کیا ہے۔ اگر ہمارے ارکان کی مطلوبہ تعداد ۵۰۰ پوری ہوجائے تو دار المصنفین کی رفتار ترقی بہت تیز ہوجائے، اور چند ہی سال میں آپ کی زبان اعلیٰ تصنیفات سے مالا مال ہوجائے۔

بعض ہمدرد اخبارات کی طرز تحریر سے یہ دھوکا ہوتا ہے کہ ہم سلیمان ندوی نے کسی چندہ کی تحریک کی ہے، یہ صحیح نہیں ہے اور نہ یہ صحیح ہے کہ دار المصنفین کسی مالی مشکل میں گرفتار ہے، بلکہ صرف اتنی بات ہے کہ اسکو اپنے کتبخانہ کی عمارت کی ترمیم و اضافہ کے لیے اسوقت اتنا تو روپیے کی ضرورت ہے اور نقد روپے کے بجائے اُسکے پاس کتابوں کا انبار پڑا ہے اگر آپ اس انبار میں سے کسی چیز کو پسند کرکے خریدیں تو جو وہ ضرورت رفع ہو اور آیندہ تصنیفات کی اشاعت میں خریداروں کی سالہا سال کی تلاش کی زحمت سے ہم بچیں اور آپ کے علوم و فنون اور آپکی زبان کی اب سے زیادہ بہتر خدمت کرسکیں۔ کتابوں کی فہرست درکے ٹکٹ بھیجنے پر فوراً مرسل ہوگی۔

ہماری گذشتہ اپیل پر جن اصحاب نے اب تک لبیک کہا ہے اُنکا نام ہم شکریہ کے ساتھ درج کرتے ہیں، اور متوقع اصحاب سے اس علمی معین میں جلدی کرنے کا تقاضا کرتے ہیں۔

۱- جناب مولانا محمد علی صاحب ایڈیٹر ہمدرد
۲- جناب نواب سید علی حسن خاں صاحب ناظم ندوہ لکھنؤ۔
۳- جناب ڈاکٹر سید محمود صاحب بیرسٹر چھپرا
۴- قاضی سید تاج الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر ایسٹ خاندیس
۵- محمد امین صاحب - لکھنؤ

سید سلیمان ندوی

نئے اخبارات

(۱) انیس (دہلی) ہفتہ وار، یوم اشاعت دو شنبہ۔ ایڈیٹر محمد ہاشم علی صاحب بی اے (علیگ)۔ چندہ عہ سالانہ۔ سائز ۲۰×۳۰ ۸ صفحے۔

پچھلی سہ ماہی سے نکلنا شروع ہوا ہے اور اب تک ۱۱ پرچے اس کے نکل چکے ہیں۔ ہمارے ہاں کے ہفتہ واروں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو افسوس ہے کہ اپنا کوئی خاص مقصد یا مسلک نہیں رکھتی۔ لیکن یہ پرچہ ابتدا ہی سے ... ایک مستقل مسلک لیکر نکلا ہے، اور اب تک برابر کانگریس اور جمعیۃ خلافت کی تائید کر رہا ہے۔ موجودہ فضا میں اس مسلک کے ساتھ اخبار نکالنا، اور پھر ... جیسے دور افتادہ مقام سے نکالنا، ہمت کا کام نہ تھا۔ اللہ اسکے کارکنوں کو جرأت و صداقت کی اسی روش پر استقلال نصیب کرے۔ زبان اور عام اسلامی معلومات کے لحاظ سے بھی پرچہ اچھا خاصہ دلچسپ ہوتا ہے۔ خواجہ حسن نظامی کے قضیہ میں پہلے اسکی رائے صلح کی جانب مائل تھی، لیکن انکی زیادتیوں سے مجبور ہو کر اب اسے بھی اپنا لہجہ تیز کرنا پڑا ہے۔ ظرافت کا کالم (جو خدا معلوم کیوں اب ہر اخبار کا ایک لازمی جزو سمجھ لیا گیا ہے) البتہ اصلاح طلب ہے۔ کاغذ، چھپائی اور ظاہری صورت کے اعتبار سے بھی پرچہ اچھا ہے۔

(۲) حق (لکھنؤ) ہفتہ وار، یوم اشاعت دو شنبہ۔ ایڈیٹر عبد الرؤف عباسی ... چندہ سالانہ عام عہ، طلبہ سے عہ، حجم ۸ صفحے۔

عبد الرؤف صاحب مختلف پرچوں میں کام کر چکے ہیں، اور سنہ ... میں خود اپنا روزنامہ بھی نکال چکے ہیں۔ سنہ ۲۷ کی آخری سہ ماہی میں انہیں کی ایڈیٹری میں حق روزانہ نکلا تھا، جو بند ہو جانے کے بعد اب پھر نکلا ہے اور چونکہ ان کا قلم آزاد ہے اس لیے بحمد اللہ پرچہ کی روش میں بھی خوشگوار تبدیلیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ خدا اس روش پر استقامت نصیب کرے۔ اقتباسات عموماً مفید و دلچسپ ہوتے ہیں۔ ایک مسلسل افسانہ بھی نکل رہا ہے، لیکن یہی جگہ اس سے مفید تر مضامین کے لیے نکالی جا سکتی ہے۔ ظرافت کا کالم اس کا بھی بہت قابل اصلاح ہے۔ کامیاب شوخ نگاری کا کام سنجیدہ نگاری سے بھی زیادہ دشوار ہے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب کے اٹھائے ہوئے فتنہ کا مردانہ وار مقابلہ جن چند پرچوں نے کیا، ان میں صدق، ہمدم، ... اور خلافت کے، حق کا نام بھی قابل ذکر ہے۔ ... اسلامی، کانگریس وغیرہ کی حمایت میں بھی برابر لکھ رہا ہے۔ خدا اس کے "قالب" اور "نئی روح" میں برکت عطا کرے۔

(۳) غریبوں کا اخبار (دہلی) روزانہ۔ ایڈیٹر عبد الحمید خاں صاحب بی اے ... ۴ صفحے، بجوئی تقطیع۔ قیمت فی پرچہ ایک پیسہ۔

ایک مہینے تک جاری رہ کر اس اخبار کی اشاعت سر دست ملتوی کر دی گئی ہے۔ گو اپنی ... زندگی میں اس نے جو خاص قسم کی ... شہرت حاصل کر لی، وہ اسکے نام کو اردو صحافت کی تاریخ میں زندہ رکھنے کے لیے بالکل کافی ہے۔ ایڈیٹر کا قلم برائے نام تھا، مضامین زیادہ تر خواجہ حسن نظامی صاحب کے قلم کے ہوتے تھے۔ خواجہ صاحب کا قلم اردو انشا پردازی کے ایک خاص رنگ کا مالک تھا، اور اب تک انکے

سالوں میں بہت سی مفید و قابل قدر تحریریں بھی شائع ہو چکی تھیں۔ لیکن پھر بھی اگر حالت اشتعال میں وہ اس قدر بہک جانے کا ... ارادہ ... حاصل کر لیگا۔ بعض بڑے بڑے بزرگوں کے قصے مشہور ہیں، کہ انکی ساری عمر کی عبادتیں اور ریاضتیں، شیطانی وسوسہ کے دم کے دم میں ... بیٹھ گئیں، اور انکا آغاز جیسا قابل رشک تھا، ویسا ہی انکا انجام پُر حسرت ہوا ہے۔ بلعم باعور، شیخ صنعان وغیرہ کے نام اسی لئے زبان زد عام ہیں۔ قرآن پاک میں بھی عبرت انسانی کے لیے ... نمونہ کا ذکر آیا ہے، واتل علیہم نبأ الذی آتیناہ آیاتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطان فکان من الغاوین (اعراف ع ۲۲)۔ خواجہ صاحب کی پچھلی روشن قومی و ادبی خدمتوں کے پہلو بہ پہلو، اس ... کو دیکھ کر انکے انجام کی طرف سے بے اختیار دل لرزتا ہے۔ اخبار سر دست "ملتوی" ہے، لیکن اگر خدا نخواستہ خواجہ صاحب اسے آئندہ اسی روش، اور اسی لب و لہجہ کے ساتھ نکالنا چاہتے ہیں، تو انکے حق میں یہ دعا نہیں، بلکہ دعا ہے ٹھیک ہے کہ ... انہیں کبھی اس ارادہ کو قوت سے فعل میں لانے پر قدرت نہ دے۔ وہ شوق سے تصنیف و تالیف اور مضمون نگاری پر قلم جاری رکھیں، اور اسی قسم کے عبرت انگیز و پند آموز مضامین اور افسانے، جو وہ پیشتر لکھا کرتے تھے، انہیں برابر لکھیں، لیکن

آئے وہ یاں خدا کرے، پر نہ کرے خدا کہ یوں!

جس قسم کا لٹریچر وہ اپنے اس اخبار کے ذریعہ سے ... فراہم کر رہے تھے، وہ خود انکے لیے باعث ننگ، اور انکے دوستوں، مخلصوں اور بہی خواہوں کے لیے باعث ندامت ہے۔

قادری تعزیہ داری

گذشتہ سال سچ کے ایک مخلص قدردان کی حمایت سے ... دو جلدیں ... چھپی تھیں جن میں سے صرف چند ... ہیں۔ ... ہے کہ سالہا سال تک مسلسل ... مسلمین کو انکی قباحت اور خرابی پر توجہ دلائی جائے تب کہیں جا کر ... کامیابی ہو سکتی ہے۔ اسی خیال سے ارادہ کیا گیا ہے کہ ... کی پھر اشاعت کی جائے اور جو مواد سال گذشتہ ... نہ ہو سکا تھا، ... اضافہ کیا جائے۔ نیز ... کی وجہ سے عوام کو پڑھنے میں جو زحمت ہوتی ہوگی اسکی وجہ سے ... قلم جلی کرنے کا ارادہ ہے۔ اس طرح رسالہ کا حجم ... صفحے کے بجائے ... صفحے ہو جائیگا۔ ۵۰۰ جلدوں کی طباعت پر تقریباً ... روپیے لاگت آئیگی۔ اگر سچ کے ناظرین میں سے کوئی ایک یا متعدد بھائی اس کار خیر میں شریک ہونا چاہیں تو دفتر کو اطلاع دیں تاکہ بروقت طباعت شروع ہو کر ان سے رقم منگا لی جائے۔ جو بھائی اپنے حلقہ میں تقسیم کرنے کے لیے زیادہ تعداد کے طالب ہوں وہ دفتر کو تعداد مطلوبہ سے مطلع کر دیں تاکہ سب ... پر غور کر کے اتنی تعداد میں چھاپی جائیں کہ سب کی ضرورت پوری ہو جائے۔ اس طرح پر انشاء اللہ مصارف بھی کم پڑینگے۔ جوابات اسی مہینہ کے اندر آجانی چاہیئں۔

خاکسار، ظفر الملک۔ مہتمم سچ، لکھنؤ

دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟

(ہندوستان کے اندر)

کانگریس۔ — جلسہ آل انڈیا نیشنل کانگریس کی سبجیکٹ کمیٹی نے گزشتہ ہفتہ جو تجاویز منظور کی ہیں ان میں سے ضروری تجاویز کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

نمبر۱۔ کونسل داخلہ کی تجویز پیش ہو کر منظور ہوئی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سوراج پارٹی عہدہ وزارت کو قبول نہیں کر سکتی اور وزارت کی مخالفت اس وقت ختم کرے گی جب [illegible] مجلس کے تبدیلی [illegible] کر دیئے جائیں۔

نمبر۲۔ ہندوستان کی آزادی کے سلسلے میں غیر ملکیوں سے ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

نمبر۳۔ [illegible] اقوام کی [illegible] کانفرنس میں کانگریس نے پنڈت جواہر لال نہرو کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔

نمبر۴۔ جماعت عاملہ کو اختیار دیا گیا کہ کرنسی (مالیات) کے سلسلہ پر [illegible] بٹھائے۔

نمبر۵۔ کانگریس والوں سے مطالبہ کیا گیا کہ عادتاً کھدر پہنیں۔

نمبر۶۔ کانگریس کے نمائندوں کی تعداد تقریباً چھ ہزار ہوا کرے گی علاوہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبران کے۔

نمبر۷۔ بنگالی اسیروں کی غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

نمبر۸۔ مجلس عاملہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے تنازعات جلد از جلد مٹانے کی سعی کریں۔

مہاتما گاندھی، پنڈت موتی لال نہرو، مولانا ابو الکلام آزاد، بابو راجندر پرشاد، [illegible] مولانا محمد علی، مسز سروجنی نائیڈو [illegible] کانگریس کی مجلس عاملہ کے ارکان منتخب ہوئے۔ [illegible] کانگریس کے سکریٹری منتخب ہوئے۔ اگلی دفعہ کانگریس کا اجلاس مدراس میں ہوگا۔

مسلم لیگ۔ ۳۰ دسمبر کو مسلم لیگ کا اجلاس زیر صدارت [illegible] شیخ عبدالقادر دہلی میں منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے اپنے طویل خطبہ میں فرمایا کہ کانگریس و مسلم لیگ کی [illegible] پروگرام تیار کرنا چاہیے [illegible] انتخابات [illegible] جماعت [illegible] کیا جائے۔ [illegible] آئندہ [illegible] اصلاحات کے لیے [illegible] مطالبہ [illegible] اوقات [illegible] ملکی [illegible] اقتصادی اور [illegible] سوامی شردھانند کے قتل پر اظہار افسوس فرمایا اور [illegible] تجویز [illegible] فرقہ وارانہ نیابت کے متعلق آپ کا خیال ہے کہ اسمبلی و کونسل اور دیگر [illegible] میں مسلمانوں کی کافی نمائندگی [illegible] ضروری ہے۔ [illegible] آپ نے تنظیم و تبلیغ کی ضرورت پر کافی روشنی ڈالی۔ تجاویز کا خلاصہ یہ ہے:

نمبر۱۔ نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی، خواجہ یوسف شاہ [illegible] کی وفات پر اظہار رنج و غم۔ اور سوامی شردھانند کے قتل کے نتیجہ میں [illegible] مسلمان کی موت پر اظہار افسوس۔ [illegible]

خلافت [illegible] جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں [illegible] اظہار [illegible]

نمبر۲۔ مرکزی حکومت اور صوبہ جاتی حکومتوں میں مسلمانوں کی کافی نمائندگی کے متعلق۔ نمبر۳۔ اس امر پر [illegible] کہ پنجاب کونسل میں مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود کوئی مسلمان مجلس وزارت میں موجود نہیں ہے۔ نمبر۴۔ [illegible] مطالبہ کہ بنگال [illegible]

نمبر۵۔ ہر فرقہ کو کامل مذہبی آزادی یعنی عقیدہ و عبادت [illegible] اور تبلیغ اور تنظیم کا حق حاصل ہے۔

خلافت کانفرنس۔ خلافت کانفرنس ہمیشہ ہر سال کانگریس کے ساتھ ہوا کرتی تھی [illegible] اس سال [illegible] خبر ہے کہ [illegible] فروری میں منعقد ہوگا۔

حادثہ قتل سوامی شردھانند۔ سوامی شردھانند کی یادگار کے سلسلہ میں دس لاکھ روپیہ کی اپیل پنڈت مدن موہن مالوی، لالہ [illegible] مسٹر جیکر، [illegible] ڈاکٹر مونجے [illegible] اور دوسرے ہندو [illegible] رہنماؤں کے دستخط سے شائع ہوئی ہے۔ تجویز ہے کہ دس لاکھ روپیہ جمع کیا جائے اس میں سے نصف [illegible] شدھی و سنگٹھن کی تحریک کی ترقی پر صرف کی جائے گی۔ [illegible]

مہاتما گاندھی۔ [illegible] مہاتما گاندھی جی کا [illegible] بنگال [illegible]

(ہندوستان کے باہر)

انور پاشا مرحوم۔ انور پاشا مرحوم کی زندگی کی افواہیں [illegible] ایک انگریزی اخبار [illegible]

جاوا۔ جاوا میں [illegible] آزادی کی رفتار تیزی سے [illegible]

عراق۔ شاہ فیصل [illegible]

کابل۔ [illegible]

چین۔ چین میں [illegible] جنگیں جاری ہیں [illegible] انگلستان [illegible] نامنظور کر دیا۔

انگلستان۔ مسٹر [illegible] انگریزی اخبارات میں شائع ہوا ہے [illegible] انقلاب ہو جائے۔

جاپان۔ [illegible] شاہ جاپان نے تخت نشینی کے بعد [illegible] قوم میں [illegible] حالت [illegible] انسانی تہذیب کی تاریخ [illegible]

قوم کا فرض ہے کہ وہ کام کے لیے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چند کتابیں

الناظر

اردو کا مشہور رسالہ جو [illegible]

[illegible]

تاریخ عرب

[illegible]

قیمت [illegible]

میلاد النبی صلعم

[illegible]

قیمت [illegible]

نغمۂ حرم

[illegible]

قیمت ۱۲/

تفسیر القرآن فی معارف القرآن

[illegible]

کلید خزائن اردو

[illegible]

کشاف الہدیٰ

[illegible]

ترجمہ ابن خلدون مع مقدمہ

[illegible]

علوم القرآن

[illegible]

مصنفین اردو

اردو کے تین سو سے زائد مشہور و مقبول مصنفین کی [illegible] مکمل تصانیف کی فہرست [illegible] سال بسال رسالہ شایع ہوتی ہے [illegible]

قیمت [illegible]

بصائر القرآن

[illegible]

تصوف اسلام

[illegible]

قیمت عمر

آئینہ حقیقت نما

[illegible]

قیمت [illegible]

پیام امن

[illegible]

قیمت عمر

حقائق اسلام

[illegible]

قیمت [illegible]

تاریخ الحرمین الشریفین

[illegible]

قیمت [illegible]

جدید دور اسلام

[illegible]

تجرید بخاری مع ترجمہ

[illegible]

انتخاب صحاح ستہ

[illegible]

سلطانان اندلس

[illegible]

جزاء الاعمال

[illegible]

مستقبل اسلام

[illegible]

ملنے کا پتہ:- الناظر بک ایجنسی لکھنؤ

باہتمام [illegible] الناظر پریس لکھنؤ [illegible]